© rasailojaraid.com

معلوم ہوا کہ کائنات عالم کے لئے حضرت انسان کی حیثیت مرکز عظیم کی ہے۔

ایک تمثیل

ماحصل انسان نہ ہو تو ایک ذرا سا کام بھی موجودہ منظم و منضبط طور پہ انجام نہ پا سکے۔ انسان اگر درمیان سے اٹھ جائے تو دنیا بھر کے سارے کارخانے بیکار، خلائی راکٹوں کی اڑان ختم، چاند تک رسائی بے معنی۔

کسی نے یہ لطیفہ بیان کیا ہے کہ شاہجہاں کے پاس دو کنیزیں تھیں ایک کا نام "جہاں" تھا دوسرے کا نام "حیات" تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تم دونوں میں سے میرے لئے زیادہ کارآمد کون ہے۔ جس کا نام "جہاں" تھا اس نے برجستہ عرض کیا ؎

توبادشاہ جہانی جہاں بکار آید

دوسری کنیز نے جس کا نام "حیات" تھا فی الفور کہا ع

اگر حیات نہ باشد جہاں چہ کار آید

بظاہر یہ ایک لطیفہ ہے مگر اس میں حقیقت کا ایک خزانہ پنہاں ہے۔ دنیا میں سب کچھ ہو مگر انسان نہ ہو تو ان چیزوں کو برتنے والا ان کو استعمال کرنے والا ان سے فائدہ اٹھانے والا اور ان کو کارآمد بنانے والا کون ہوگا؟

سائنس نے کوئی بنیادی چیز پیدا نہیں کی

اب اس پر بھی غور کیجئے کہ خداوند کریم نے غلہ، اناج، گیہوں، مٹر، چنا، چاول، دال وغیرہ پیدا کیا، مگر سائنس والے اب تک کوئی غلہ نہ بنا سکے۔ خداوند کریم نے انار، سیب، موسمی، کیلا، انگور اور بادام پستہ، فروٹ وغیرہ بنایا ہے۔ طرح طرح کے مغزیات دنیا کو عطا فرمائے ہیں۔ سائنس دانوں نے اس قسم کا کوئی نیا پھل اور مغزیات میں سے کوئی نئی چیز تیار نہیں کی۔

دنیا کے یہ معروف غلے اور میوے فروٹ چھوڑ کر سائنس والے اپنے ایجاد کردہ کسی پھل اور کسی بنائے ہوئے غلے کی نشاندہی تو فرمائیں۔ یہ نہ ان کے دائرہ اختیار کی چیز ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور کسی ایسی چیز کی تخلیق کے لئے ان کا دعویٰ ہے۔ خالق کائنات نے ایسا دعویٰ کیا ہے اس کو اس کا حق بھی ہے: فلینظر الانسان الیٰ طعامہ۔ انا صببنا الماء صبّا۔ ثم شققنا الارض شقّا۔ فانبتنا فیھا حبّا وّعنبا وقضبا وزیتونا ونخلا وحدائق غلبا وّ فاکھۃ وابّا متاعا لکم ولانعامکم (سورۂ عبس)

یعنی آدمی کو اپنے کھانے کی طرف دیکھنا چاہیے کہ ہم نے زمین پر پانی ڈالا اور پھر زمین کو پھاڑ دیا پھر ہم نے اناج کے دانے اگائے اور انگور، ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اگا کے اور گھنے باغات، میوہ جات اور چارے پیدا کئے جس میں تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لئے فائدہ ہے۔

پھر جب قدرت کے عطا کردہ غلوں اور اس کے پیدا کردہ پھلوں اور مقویات و فواکہات کو ہم کھاتے اور انھیں سے فائدہ اٹھاتے ہیں پھر تو ہم کو اس کے سامنے سر نیاز و سر عبودیت خم کرنا چاہیے اور صاف صاف شکریہ ادا کرنا چاہیے اور اس کی آقائی کا دم بھرنا چاہیے ؎

تیرا دیا کھاتا ہوں میں تیری ثنا گاتا ہوں میں
تیرا ہی کہلاتا ہوں میں تجھ بن نہیں کوئی مرا

دنیا میں کبوتر، مرغ، تیتر، بٹیر اور دوسری چڑیوں کے علاوہ ختی و دنبے وغیرہ کے گوشت مروج ہیں، مچھلی وغیرہ بھی میسر ہے۔ کیا کسی سائنسداں نے بھی کوئی گوشت ایجاد کیا ہے۔؟

(باقی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عربی ادب میں ہندوستانی فضا

(۲)

مولوی سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی لکچرار شعبہ فارسی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

نویں صدی ہجری کے مجدد امام جلال الدین سیوطی نے ہندوستان کے کئی لفظوں کا استعمال قرآن میں ثابت کیا ہے۔ ان میں یہ تین لفظ خصوصی اہمیت کے مالک ہیں:

فلفل یہ پیپلا کا معرب ہے۔ عربی میں اس سے صیغے بھی بنائے گئے ہیں۔ مثلاً مفلفل اس چیز کو کہتے ہیں جس میں فلفل کی خوشبو ملائی گئی ہو۔ عربی ادب میں اس لفظ کا استعمال بہت کثرت سے ہوا ہے۔ امرء القیس کہتا ہے

كَأَنَّ مَكَاكِيَّ الجِوَاءِ غُدَيَّةً
صُبِحْنَ سُلَافًا مِنْ رَحِيقٍ مُفَلْفَلِ

یعنی مقام جواء کی مرغابیاں ایسی حواس باختہ تھیں گویا ان کو کالی مرچ ملی ہوئی بہترین صبوحی پلائی گئی ہے۔

ساج یہ ساگوان کا معرب ہے جو ہندوستان کی بہترین عمارتی لکڑی سمجھی جاتی ہے اس کا استعمال قدیم زمانے سے عرب میں ہوتا تھا۔ احادیث سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا ثبوت ملتا ہے کہ پیغمبر اسلام نے اس کلّی سے بنا ہوا سامان استعمال فرمایا ہے۔

شیا[illegible]۔

وقبة لا تكاد الطير تبلغها
اعلى محاريبها بالساج مسقوف

یعنی اس قبّہ کی بلندی کو پرندے بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اس کی سب سے اونچی محراب پر ساگوان کی چھت بنی ہے۔

ط | یہ لفظ کُٹھ کا معرب ہے اسے کُسط اور کشت بھی کہتے ہیں۔ یہ ہندوستان کی مشہور دوا ہے جو عرب میں بھی مشہور تھی اور بکثرت استعمال کی جاتی تھی۔ ا[illegible]یث میں اس کے بہت سے فضائل و فوائد درج ہیں۔ پیغمبر اسلام نے اس کے استعمال کی تاکید کی ہے۔ ابن ابی حاتم نے تجارتی کشتی کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے ؎

فقد اوقرن من قسط و[illegible]
ومن مسك احم ومن سلا[illegible]

یعنی یہ کشتیاں بھاری مقدار میں قسط، عود، مُشک اور ا[illegible] لائیں۔

ذی | یہ تاڑی کا معرب [illegible]۔ اگرچہ تاڑی عرب میں بھی ہوتی تھی مگر ابن [illegible] ذبہ کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوبی ہند سے بھی تاڑی [illegible]ب میں جاتی تھی۔ ایک [illegible] شاعر نے اس کا ذکر یوں کیا ہے ؎

شربنا من الداذی کاننا
ملوك لنا بر العراقين والبحر

یعنی ہم نے یوں تاڑی پی کہ نشہ میں بادشاہ بن گئے اور عراق عرب اور عراقِ عجم اور سمندر ہمارے قبضہ میں آگئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان الفاظ کے استعمال کے علاوہ عرب شعراء نے ہندوستان کے مقامات
احوال پر اشعار کہے ہیں اور اس ملک کی ہمہ گیر فضا کی بڑے ہی دلکش انداز
تصویر کشی کی ہے۔ اس سلسلے میں غالباً سب سے پہلا شاعر فرزدق ہے جس
حاکم سندھ تمیم بن زید قینی کے پاس ایک سپاہی کے بارے میں منظوم سفا
لکھی تھی۔ عباسی دور کے مشہور شاعر ابو العتاہیہ ۲۱۳ھ نے بھی اپنے دوش
بن سندان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابو عبادہ بحتری (۲۸۴ھ) نے سند
بیاس اور مجاس کا تذکرہ کیا ہے۔ حکم بن عمرو تغلبی اور اعشیٰ ہمدانی
مکران اور ہند و سندھ کا تذکرہ کیا ہے۔ ابو الضلع سندھی جس نے بغداد
زندگی گزاری اور وہیں انتقال کیا، ایک نظم لکھی ہے جس میں سرزمین
خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ابو الضلع کی عظمت کی دلیل یہ ہے کہ دعبل
اس کی فصاحت و بلاغت کا اعتراف کیا ہے۔ ابن الجراح نے کتاب الورقہ
۲۹۶ھ منتخب و ممتاز عربی کے شعراء کا ذکر کیا ہے ان میں ابو الضلع کا چالیس
ہے۔ قزوینی نے ہندوستان سے متعلق اس کی نظم کے مندرجہ ذیل اشعار آثار البلاد
میں درج کئے ہیں (ص ۸۵) سے

لقد انکر اصحابی وما ذلک بالامثل
اذا ما مدح الهند وسهم الهند فی المقتل
لعمری انها ارض اذا القطر بها ینزل
یصیر الدر والیاقوت والدر لمن یعطل
فمنها المسك والكافور والعنبر والمندل
واصناف من الطيب يستعمل من ينغل
ومنها العاج والساج ومنها العود والنيل
وان التوتيا فيها ... الجبال ...

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وفیہ الداھمینی وفیہ نبت الفلفل
ومنھا البیر والنمر ومنھا الفیل والدعقل
ومنھا الکوک والبیغا والطاووس والجوزل
ومنھا شجر الرائح والساسم والفلفل
سیوف مالھا مثل قد استغنت عن الصیقل
اسماح اذا ماھزت اھتزلھا والجحفل
فہل ینکر ھذا الفضل
الا الرحل الاخطل

ان اشعار کا مطلب یہ ہے کہ جب میدان جنگ میں ہندوستان کی او‍ر اور اس کے سامان کی تعریف کی گئی تو ہمارے دوستوں نے اسے ناپسند کیا لیکن ان لوگوں کی ناپسندیدگی بالکل نامناسب تھی۔

زندگی کی قسم یہ تو ایک ایسی سرزمین ہے کہ یہاں کی بارش کا ہر قطرہ زیور سے محروم انسانوں کے لئے یاقوت، موتی اور شیریں دودھ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہندوستان مشک، کافور اور صندل کا مخزن ہے۔ یہاں عنبر اور عود پیدا ہوتا ہے اور طرح طرح کی خوشبودار چیزیں یہاں پیدا ہوتی ہیں اور ان لوگوں کے کام آتی ہیں جنھیں ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں ہاتھی دانت، جائے پھل، عود، صندل اور توتیا کثرت سے پایا جاتا ہے۔ یہاں شیر، ببر، چیتا، ہاتھی، بھالو، سارس، طوطا، مور، اور کبوتر بھی کثرت سے ہوتے ہیں یہاں ناریل اور آبنوس کے درخت اور سیاہ مرچوں کے پودوں کی فراوانی ہے اس ملک کی تلواریں بے نظیر ہیں جنھیں صیقل کرنے کی

© rasailojaraid.com